

پاکستان اور بھارت  
 قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار خطوط پر استوار نہیں ہو سکے۔ دونوں ممالک کے درمیان  
 مسئلہ کشمیر وجہ تازعہ ہے۔ اس پر اب تک تین جنگیں 1948ء، 1965ء اور 1971ء میں ہو چکی ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت بھارت نے  
 پاکستان کے لیے کئی مسائل پیدا کیے۔

1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کے مسئلے کے حل کے لیے سندھ طاس معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ عالمی بینک اور دیگر  
 ممالک کی مدد سے منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا، لیکن بھارت نے اپنے حصے کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔ 16 دسمبر 1971ء کو بنگلادیش  
 1971ء میں بھارت نے مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ اس کے بعد پاکستان  
 اور بھارت کے درمیان شملہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جسے شملہ معاہدہ کہتے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے پاکستان اور بھارت نے اپنے  
 اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کا اعلان کیا۔ 2 جولائی 1972ء کو ہندو اور انڈیا گانڈھی کے درمیان  
 شملہ معاہدہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری آئی اور محدود پیمانے پر تجارت اور مسافروں کی آمد و رفت شروع  
 ہو گئی۔ اس کے علاوہ 1980ء سے جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم ”سارک“ کے دائرہ میں دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کی کوشش کی  
 گئی، جس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے اختلافی امور کو حل کرنے کے لیے بھارت کو مذاکرات کی دعوت دیتا رہا ہے لیکن  
 بھارت نے ٹال مٹول سے کام لیا ہے۔

1988ء میں ”سارک“ کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا جس میں ایک معاہدے پر دستخط  
 ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔  
 1989ء میں کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو بھارت نے پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔  
 پاکستان نے ہندوستان سے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کا مطالبہ کیا جس سے بھارت نے مکمل چشم پوشی کی۔  
 1990ء میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمد و رفت بڑھی۔ یہ تعلقات ایک محدود

سیاحین کا glacier - یہ ہے۔ مسیح کے سال 1942 میں مقامہ 1900 Ind lake سے 2000 میل نہیں ہوا۔ اصل میں Ind lake کا base camp ہے۔  
 Height = 6000 m - مقبہ = 3500 میل  
 حد سے آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پاکستان اب بھی اپنے اس منصفانہ موقف پر قائم ہے کہ

مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کے مطابق مظلوم کشمیریوں کی رائے کے ذریعے حل کیا جائے۔

14 جولائی تا 17 جولائی 2001 کو صدر پاکستان اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس آگرہ میں ہوئی۔ جس کا پاکستان اور بھارت کے علاوہ دنیا بھر میں زبردست شہرہ رہا۔ صدر پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا موقف بڑی عمدگی اور جرأت کے ساتھ پیش کیا۔ جس کو پوری دنیا نے سراہا لیکن یہ تین روزہ مذاکرات بغیر حتمی فیصلہ کے ختم ہو گئے۔

جنوری 2004 میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران صدر پاکستان اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور باہمی مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ 2013ء کے موقع پر بھی پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات ہوئی اور مذاکرات جاری رکھنے کا اعادہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ و سیکرٹری خارجہ کی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ مستقبل میں بھارت کی پاکستانی علاقوں میں عسکریت پسندی کا خاتمہ ہوگا۔

دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری آئے گی۔

کے۔ نادر پور راجہ اری :- 2018ء میں وزیراعظم عمران خان صاحب اور گورنر جنرل عمر



ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے درج ذیل تجویزات کر سکتے ہیں:

1. مذاکرات اور دباؤ: مذاکرات اور دباؤ کو اہم آلات تصور کیا جا سکتا ہے جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اہم مسائل پر بحث کی جا سکتی ہیں، سرکاری سطح پر مذاکرات کی جا سکتی ہیں اور دوسرے ملکوں یا بین الاقوامی ذرائع اثر کو مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔

2. تجارتی تعلقات: تجارتی تعلقات معمول پر لانے کا ایک اہم طریقہ ہو سکتا ہے۔ بیشتر تجارتی روابط دونوں ممالک کے مابین اقتصادی تعلقات کو تقویت دیتے ہیں اور لوگوں کے درمیان اشتہار کرتے ہیں۔

3. فرقے کو حل کرنا: دونوں ممالک میں پیدا ہونے والے فرقوں کو حل کرنا ایک اہم قدم ہو سکتا ہے۔ یہ فرقے سرکاری، سماجی، مذہبی یا ثقافتی ہو سکتے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تفہیم اور رابطے کو تعمیر کرنا اہم ہوتا ہے۔

4. خود احترامی اور رواداری: خود احترامی اور رواداری دونوں ممالک کے لئے ضروری ہیں تاکہ معمول پر رابطے برقرار رہ سکیں۔ دونوں ممالک کو اپنی تقدیر پر قابو رکھنے ک



5. ثقافتی تبادلہ: ثقافتی تبادلہ دونوں ممالک کے لئے اہم ہو سکتا ہے۔ ثقافتی روابط، ادبیات، فن، موسیقی، اور غیرہ کی روشنی میں دونوں ممالک کے مابین تبادلہ ہو سکتا ہے۔ یہ تعلقات آپس میں اشتراکی مخالفتوں کو ختم کرنے اور بیشتر تفہیم اور تعاون کے راستے کھول سکتے ہیں۔

6. مراکز تعلیمی تبادلہ: تعلیمی تبادلہ دونوں ممالک کے درمیان اہم ہو سکتا ہے۔ طلباء اور اساتذہ کے بین الاقوامی تبادلے کی سہولتیں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات اور تعاون کی بنیاد پر پیدا کرتی ہیں۔ اس سے طلباء کو مختلف تجربات اور دیگر ممالک کی ثقافتوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

7. دباؤ کمپینز: دونوں ممالک کے لئے ضروری ہو سکتا ہے کہ عوام کو ایک دوسرے کے ساتھ معمولی رابطے قائم کرنے کے لئے حکومتی دباؤ کمپینز کو منظم کیا جائے۔ یہ کمپینز عوام کو دوسرے ممالک کی مثبت پہلوؤں کے بارے میں آگاہ کر سکتی ہیں اور دونوں ممالک کے مابین تعاون اور مصالحت کی نوید فروش ہو سکتی



8. بین الاقوامی تنظیموں کا استعمال: بین الاقوامی تنظیموں کو معمول پر لانا ہموارتر رابطے کی بنیاد بنا سکتا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں نے مختلف بین الاقوامی تنظیموں کے حصے بننے کے لئے ایک دوسرے کو سپورٹ کیا ہے۔ ان تنظیموں کی مدد سے دونوں ممالک کے درمیان تناظر، امن و امان، تجارت، اقتصادی تعاون، سیاسی مسائل وغیرہ پر کام کیا جا سکتا ہے۔

9. سیاحت کا ترویج: سیاحت کو ترویج کرنے کا طریقہ بھی معمول پر لانے کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سیاحتی معاشی تعلقات کو تقویت دی جا سکتی ہیں جو مثبت تعاملات کو بڑھا سکتی ہیں۔ سیاحت کے ذریعے لوگ دوسرے ممالک کی ثقافتوں، تاریخ، خوراک وغیرہ کا علم حاصل کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تفہیم اور تعاون کا موقع حاصل کر سکتے ہیں۔

10. سپورٹ کرنے کی ارادہ: دونوں ممالک کو ہمدردی اور تعاون کا ارادہ رکھنا بہت اہم ہے۔ یہ متضادت کو کم کر کے روابط کو معمول پر لانے میں مدد کرتا ہے۔ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی خوشی